روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۷/۴۲ ہفتہ - ۲۶ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ، ۲۴ - اخاء ۱۳۷۱ ہش، ۲۴ - اکتوبر ۱۹۹۲ء نمبر ۲۴۴

اللہ کی نعمتوں کی قدر کرو۔ اس کا شکر ادا کرو

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تو تمام وجوہ سے کامل ہوتی ہیں اور تمام ضروریات کو پورا کرتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم نے تم کو ایسی نعمت دی ہے کہ جس کی کوئی انتہاء ہی نہیں تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس کی قدر کرو۔ اس کا شکریہ ادا کرو۔ اب وہ شکریہ دو طور سے ہو سکتا ہے۔ ایک تو زبان سے کہ اس کے انعامات کا زبان کے ذریعہ سے اظہار کیا جائے۔ اور اس کو یاد کیا جائے۔ دوسرے اپنے عمل سے۔ عمل سے اس طرح کہ ان نعمتوں کو موقع کے مطابق استعمال کرو۔ (ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کو پورے زور سے کوشش کر کے خدمتِ خلق کا بین الاقوامی ادارہ قائم کرنا چاہیئے

جماعت احمدیہ کا معاشرہ کلیۃً مکرِ بد سے پاک ہونا چاہیئے

اللہ کی پناہ مانگیں۔ وہی ایک پناہ گاہ ہے جو دنیا کے ہر مکر سے بچا سکتی ہے

مسعود جہلمی صاحب غیر معمولی وفا کے ساتھ ابتلاء میں نظامِ جماعت کے ساتھ چمٹے رہے

خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۲۸۔ ظہور ۱۳۷۱ ہش (۲۸۔ اگست ۱۹۹۲ء) بمقام بیت الفضل۔ لندن

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

شرک کے مخفی پہلو

گذشتہ خطبوں میں تبتل الی اللہ کا مضمون بیان ہوتا رہا ہے اور آج بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

میں جماعت کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ ہر انسان نے اپنے لئے خدا کے سوا کچھ بُت گھڑ رکھے ہوتے ہیں اور اکثر صورتوں میں یہ بُت خود انسان کی اپنی نظر سے بھی مخفی رہتا ہے ورنہ ممکن نہیں کہ کوئی بھی موحّد، توحید کا بندہ جانتے بوجھتے ہوئے بھی خدا کا شرک کرے لیکن (کلام الٰہی) نے بڑی تفصیل سے ان بتوں کا ذکر فرمایا ہے اور ایک ایک بُت کو ننگا کر کے ہمارے سامنے لا کھڑا کیا ہے اور پھر اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی برائیوں اور خطرات سے بھی خوب آگاہ فرما دیا ہے۔

اس لئے (کلام الٰہی) کے حوالے سے پہلے ایک بہت ہی بڑے بُت کا ذکر کر چکا ہوں یعنی جھوٹ کا، اب کچھ اور بتوں کے ذکر چلیں گے جن کو (کلام الٰہی) بے پردہ کر کے ہمارے سامنے رکھتا ہے اور ہمیں مخاطب فرما کر یہ سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ گو ہم بھی توحید کا دعویٰ کرتے ہیں مگر کچھ نہ کچھ شرک کے مخفی پہلو ہمارے اندر موجود رہتے ہیں۔ (۔) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) پس وہ خدا جو ہر جان کے اوپر پوری طرح نگران کھڑا ہے کہ وہ کیا کما رہی ہے اور کیا حرکتیں کر رہی ہے۔ کیا اس کو چھوڑ کر تم کوئی اور معبود بھی اختیار کر سکتے ہو۔ وہ ایسا خدا ہے جس کی نظر سے تمہارا کوئی فعل بچ نہیں سکتا۔ نیتوں کی باریک ترین آماجگاہ سے وہ واقف ہے۔ جہاں بدی کی نیتیں بھی پلتی ہیں اور جہاں نیکیوں کی نیتیں بھی پلتی ہیں۔ ان جگہوں پر اس کی نگاہ ہے۔ اس سے بچ کر، مخفی رہ کر تم کوئی فعل کر نہیں سکتے (۔) اور اس کے باوجود حال یہ ہے کہ ان لوگوں نے خدا کے لئے شریک بنا رکھے ہیں (۔) ان سے کہو کہ ان کے نام تو بتاؤ۔ وہ بت گنا کر تو دکھاؤ کہ وہ کون کون سے بت ہیں۔ (۔) کیا تم خدا کو زمین میں ہونے والی اُن باتوں سے آگاہ کرو گے جن سے وہ واقف نہیں؟

اس سوال کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو تمہارے دل کے مخفی در مخفی حالات سے بھی واقف ہے اُس کو چھوڑ کر تم کہاں جاؤ گے۔ کس کی پناہ میں آؤ گے۔ کس کے پردے کے پیچھے چھپو گے۔ بتوں کے ذکر میں فرمایا کہ تم نے جو بُت بنا رکھے ہیں ان کے نام تو بتاؤ۔ ان کے حالات تو بیان کرو۔ کیا تم زمین میں ہونے والی اُن باتوں سے خدا کو آگاہ کرو گے جو خدا کے علم میں نہیں یعنی خدا کا کوئی شریک نہیں۔ اس کے ساتھ کوئی جھوٹا بت نہیں، یہ تو خدا کے علم میں ہے اور جو تم نے بُت بنائے ہوئے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ پس کوئی خدا، خدا کے سوا نہیں۔ یہ وہی مضمون ہے جو بیان ہو رہا ہے۔ فرماتا ہے (۔) خدا کے سوا شریک تو نہیں ہے لیکن مکر کا ایک بُت ضرور ہے جو ان لوگوں نے بنا رکھا ہے۔ پس (۔) خدا نے خود ایک بُت کا نام لے دیا ہے۔ فرمایا: تم تو نام گِنا نہیں سکتے کیونکہ تم ان بتوں کو پہچانتے نہیں۔ تم نے خدا کے سوا فرضی مددگار بنا رکھے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں۔ آؤ ہم تمہیں ان کی حقیقت سے آگاہ کریں تاکہ تمہیں علم ہو کہ ان بتوں کا کوئی بھی وجود نہیں۔ محض دھوکہ ہی دھوکہ ہے۔ پس ایک نام خدا نے مکر بیان فرمایا (۔) وہ مکر کرتے ہیں۔ مکر کو خدا بناتے ہیں اور یہ باتیں ان کو اچھی لگتی ہیں۔ جتنا بڑا مکّار ہو اس کا مکر اتنا ہی زیادہ خوبصورت ہو کر دکھایا جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں نے کمال کر دیا۔ ایسے بڑے بڑے فریب کئے ہیں کہ کوئی ان کو سمجھ نہیں سکا۔ کوئی میری نیتوں کی کُنہ کو پا نہیں سکا۔ پس جتنا بڑا فریبی ہو اتنا ہی زیادہ وہ اپنے فریب کو خوبصورت سمجھتا ہے لیکن نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ (۔) کہ سب مکر کرنے والے سچی اور سیدھی راہ سے محروم رہ جاتے ہیں اور خود ان کے مکر ان کی راہ میں آ کھڑے ہوتے ہیں اور یہ صراطِ مستقیم کی خوبیوں اور منافع سے عاری ہو کر ایک باطل زندگی بسر کرنے لگتے ہیں۔ چنانچہ اس مضمون کو مزید کھولتے ہوئے فرمایا (۔) کیونکہ صراطِ مستقیم کے بعد ضالّین سے بچنے کی دعا سکھائی گئی تھی۔ فرمایا کہ ان کا مکر انہیں کہاں لے جاتا ہے۔ صراطِ مستقیم سے محرومی کے بعد یہ ضالّین میں شمار ہو جاتے ہیں اور جن کو اللہ گمراہ ٹھہرا دے اُن کے لئے پھر کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے تو کیسے مکر ہیں، کیسے فریب ہیں جن کے نتیجہ میں انسان راہ سے کھویا جائے اور ہر اچھی چیز سے محروم رہ کر بدیوں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرف یکلخت دوڑنے لگے جس کا انجام ضلالت کے سوا کچھ نہ ہو یہ تو کوئی نفع کا سودا نہیں۔

جھوٹ کی تعریف

مکر کا بُت جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے انسانی معاشرے کو طرح طرح کے دکھوں میں مبتلا کر دیتا ہے اور انسان بحیثیت انسان کے بھی محروم رہتا ہے جیسا کہ (کلام الٰہی) نے بیان فرمایا لیکن جو معاشرہ مکر میں مبتلا ہو جائے وہ پھر سارا معاشرہ گمراہ ہو جاتا ہے اور ہماری اکثر معاشرتی برائیاں جھوٹ کے بعد مکر سے منسلک ہوتی ہیں۔ مکر بھی جھوٹ ہی کی قسم ہے مگر ایک فرق یہ ہے کہ جھوٹ زبان سے خلافِ واقعہ بات کو دھوکے کی خاطر بیان کرنے کو کہتے ہیں۔ بعض دفعہ خلافِ واقعہ بات دھوکے کی خاطر نہیں بلکہ تعجب کے اظہار کے لئے بیان کی جاتی ہے۔ ایسی بات جس کے متعلق کہنے والے کو یقین ہوتا ہے کہ دوسرا اس سے دھوکہ نہیں کھائے گا بلکہ حقیقت پا جائے گا اس کو جھوٹ نہیں کہتے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے بُت کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس سے پوچھ لو کس نے ان کو مارا ہے۔ اب وہ بات ایسی تھی کہ بڑے بُت سے کیسے پوچھا جا سکتا تھا (۔) ایک ضمیر اس بُت کو کی طرف بھی جاتی ہے اور (یہ) (۔) معنی کر کے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام الزام سے بچایا جاتا ہے مگر میرے نزدیک اگر (۔) مراد یہ بھی لی جائے کہ اس بُت نے ایسا کیا ہے۔ اس سے پوچھ لو تو یہ ہرگز جھوٹ نہیں کیونکہ اس کے نتیجہ میں کسی ایک شخص کو بھی یہ دھوکہ نہیں ہو سکتا تھا کہ واقعۃً ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام یہی کہنا چاہتے ہیں اور یہ بڑا بُت واقعۃً چھوٹے بتوں کو مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر سکتا تھا۔ پس ایسا بیان جو دھوکہ دینے کی خاطر نہیں بلکہ سچائی دکھانے کی خاطر ہو بظاہر خلافِ واقعہ ہے لیکن نیت بھی سچائی کی ہے اور نتیجہ بھی سچائی نکلتا ہے تو اس کو جھوٹ کہنا غلط ہے۔

اب کوئی آدمی روزمرہ کی باتوں میں بھی ایسی بات کر دیتا ہے کہ اس کو زمین کھا گئی۔ اس کو آسمان کھا گیا۔ کون پاگل ہے جو اس کو جھوٹا قرار دے گا۔ یہ محاورہ ہے سچائی کے اظہار کے لئے نہ کہ جھوٹی بات کے بیان کی خاطر تو اس کو جھوٹ نہیں کہا جاتا۔ اسی لئے میں نے جھوٹ کی یہ تعریف کی کہ ایسا بیان جو واقعہ کے خلاف بھی ہو، دھوکہ دینے کی خاطر بیان کیا گیا ہو اور اس سے لوگ دھوکہ کھا سکتے ہوں۔ یہ تینوں باتیں جب اکٹھی ہو جائیں تو کلام جھوٹا ہو جاتا ہے۔

مکر۔ اور اسکی دو قسمیں

لیکن بعض افعال ہیں جن میں لفظ استعمال نہیں ہوتے ان میں بھی اگر نیت دھوکہ دینے کی ہو اور جھوٹ دکھانے کی نیت ہو تو وہ افعال مکر میں داخل ہو جاتے ہیں مگر۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔ فرمایا کہ جنگ کے وقت مکر سے کام لیا جا سکتا ہے۔

ایسا مکر جو جھوٹ نہ ہو لیکن دشمن کو غلط تأثر پیدا کر دے۔ پس اس حد تک مکر کی اجازت ہے جہاں بڑے مصالح خطرے میں ہوں اور جھوٹ بولے بغیر کوئی منفعت حاصل کی جا سکتی ہو وہ دراصل ذہانت کی ایک کھیل ہے فرمایا: (۔) لڑائی میں تو دونوں طرف سے چالبازیاں ہوتی ہیں۔ دشمن جھوٹ بول کر بھی چالبازیاں کرتا ہے (صاحبِ ایمان) کی زبان بند ہے وہ جھوٹ بول نہیں سکتا لیکن وہ انٹیلیجنس کے ذریعہ، بہتر حکمت کے استعمال کے ذریعہ ایسی حرکتیں ضرور کر سکتا ہے۔ جس سے دشمن غلط نتیجے نکالے اور وہ غلط نتیجہ نکالنا دشمن کی ذمہ داری ہوگی کیونکہ ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کی خاطر، ایک دوسرے کو تباہ کرنے کے لئے دونوں اکٹھے ہوئے ہیں دونوں کو عقل سے کام لینا چاہئیے یہ کھلا چیلنج ہے۔ ان شرائط کے ساتھ وہاں مکر کی اجازت ہے اور اسے مکرِ خیر کہیں گے۔ مکرِ بد نہیں کہیں گے۔ باقی تمام امور میں ہر وہ مکر جس میں بدی کی نیت ہو گناہ ہے اور اس سے پرہیز لازم ہے لیکن ہماری سوسائٹی میں مکر بھی جھوٹ کی طرح روزمرّہ داخل ہو چکا ہے۔ اتنی دھوکہ بازی ہے کہ تجارت میں دھوکہ ہو گیا۔ لین دین کے معاملات میں دھوکے ہو گئے۔ گواہیوں میں اگر جھوٹ نہیں بولا جا رہا تو دھوکے سے کام لیا جا رہا ہے۔ رشتے مانگنے میں دھوکوں سے کام لیا جا رہا ہے۔ رشتے دیتے ہوئے دھوکوں سے کام لیا جا رہا ہے۔ ساری سوسائٹی میں جو دکھ پھیلے ہوئے ہیں ان میں اگر آپ تلاش کریں گے تو جھوٹ کے بعد سب سے زیادہ مجرم مکر دکھائی دے گا۔ یوں لگتا ہے کہ مکاری کے بغیر دنیا کے معاملات چل ہی نہیں سکتے۔ (کلام الٰہی) نے اسے شرک قرار دیا اور شرکاء کی فہرست میں اسے داخل فرمایا۔ ان جھوٹے شریکوں کی فہرست میں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقت میں ان کا کوئی وجود نہیں مگر تمہیں ان کا تصور بہت خوبصورت بنا کر دکھایا گیا ہے اور تم سمجھتے ہو کہ اس جھوٹے خدا کے ذریعہ تم اپنے کام لے لو گے مگر نتیجۃً لازماً تمہیں نقصان ہوگا۔ تم صراطِ مستقیم سے ہٹ جاؤ گے اور طرح طرح کی برائیوں میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

پس جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے ہمارا معاشرہ کلیتۃً مکر سے پاک ہونا چاہئیے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے مدِّمقابل اگر جان لیوا دشمن بھی ہو تب بھی جھوٹ سے کام نہیں لیتا لیکن مکر سے اِن معنوں میں کہ حکمتِ عملی ایسی اختیار کی جائے کہ جس سے خود دشمن غلط نتیجہ نکالے اس حد تک ۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ ارشاد کے تابع مکر جائز ہے اور اسے مکرِ خیر کہیں گے۔

ہر وہ مکر جو کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے یا اپنے ناجائز حق لینے کے لئے استعمال کیا جائے وہ مکرِ بد ہے۔ اس مکر میں جس کا میں نے ذکر کیا ہے یعنی جنگ کے دوران مکر، اس میں اپنی جان کی حفاظت کی گئی ہے جو انسان کا جائز حق ہے۔ اس مکر کے نتیجہ میں فریب کاری کے ذریعہ کوئی ایسی چیز طلب نہیں کی گئی جس کا انسان کو حق نہ ہو۔ زندہ رہنے کا حق ہے۔ امن کا حق ہے۔ دشمن یہ دونوں حق چھیننے کے لئے نکلا ہے۔ پس اپنے حقوق کو بچانے کے لئے نیک نیت کے ساتھ جھوٹ بولے بغیر حکمت سے کام لیتے ہوئے مفادات کی حفاظت کر لینا یہ مکرِ سیّئ یعنی بُرا مکر نہیں کہلا سکتا۔ ایک سچا مکر ہے اور نیک مکر ہے لیکن اس کے سوا سوسائٹی میں جتنی باتیں پائی جاتی ہیں ان میں مکر کی یہ تعریف داخل ہے اور آپ ذرا تلاش کر کے دیکھیں ہر جگہ آپ کو مل جائے گی کہ ایسا مکر کیا جاتا ہے جس میں اپنے حق سے زیادہ ناجائز لینے کی کوشش ہوتی ہے یا مدِّمقابل کو اس کے جائز حق سے محروم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بیاہ شادی اور رشتوں میں تو یہ مکر بہت ہی چلتا ہے لیکن اس کے علاوہ بھی معاشرہ میں مکر و فریب کی اتنی عادتیں پڑ چکی ہیں کہ ہمارے ہاں تو تاریخی طور پر کہتے ہیں کہ کسی عورت نے اگر کسی اور کے اوپر الزام لگانا ہو کہ مجھ پر ظلم کیا گیا ہے مثلاً ساس اگر بہو پر یہ الزام لگانا چاہے تو کہتے تھے اٹوانی کھٹوانی لے کر پڑ گئی۔ سارا دن لڑائی کی اور جب بہو کا خاوند، اپنا بیٹا گھر آیا تو چادر لے کر بستر کے اوپر لیٹ گئی کہ میں آج اس کے ظلموں سے مر چلی ہوں۔ یہ مکر خواہ بہو کی طرف سے ہو خواہ ساس کی طرف سے، مکرِ بد ہی ہے اور ناجائز ظلم کسی پر کروانے کی خاطر کیا جاتا ہے لیکن یہ تو معمولی سی مثال ہے میں نے تفصیل سے جائزہ لے کر دیکھا ہے ابھی تک احمدیوں میں بھی مکر کا استعمال جاری ہے اور اس کے نتیجہ میں ہماری سوسائٹی میں ابھی تک بہت دکھ موجود ہیں۔ خصوصاً مالی لین دین میں، تجارتوں میں اور رشتے داریوں کے تعلقات میں ابھی تک ایک حصہ جماعت احمدیہ میں ایسا ہے جو مکر سے کام لیتا ہے اور اُن کا مکر تب باہر نکلتا ہے جب تعلقات زیادہ بگڑ جاتے ہیں، جب مقدمات کی صورت اختیار کر جاتے ہیں، جب قضاء میں شکایتیں آتی ہیں یا براہِ راست مجھے شکایتیں پہنچتی ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہاں ایک جھوٹے بُت کی عبادت ہو رہی تھی اور اس بُت نے دھوکہ دیا جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا تھا کہ خدا کے سوا کوئی حقیقی خدا نہیں ہے۔ جن بتوں کو تم نے گھڑ رکھا ہے ان کی عبادت کرتے ہو تو کرو لیکن تم ضرور اُن سے نقصان اٹھاؤ گے کیونکہ جھوٹ سے اور فریب سے انسان کو بالحقیقت آخرکار نقصان ہی پہنچتا ہے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔ ان باتوں پر بہت باریک نظر تھی کہ سوسائٹی میں کسی قسم کا بھی فریب نہ آئے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر حضرت اقدس ۔۔۔۔۔۔۔ بازار میں سے گزر رہے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ کہتے ہیں (۔) کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بازار میں سے گزر رہے تھے کہ گندم کی یا کسی اور جنس کی ایک ڈھیری دیکھی جو کھانے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس کو "طعام" کے طور پر بیان فرمایا گیا ہے تو آپ نے کھانے پینے کی اجناس میں سے ایک جنس کی ڈھیری دیکھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے آگے بڑھ کر اس میں گہرا ہاتھ داخل کر دیا۔ جب باہر نکالا تو انگلیوں پر نمی لگی ہوئی تھی۔ آپ نے ڈھیری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیچنے والے سے پوچھا کہ اسے ڈھیری والے! یہ کیا دیکھ رہا ہوں۔ یہ نمی کیسی؟ تو اس نے بڑی ہوشیاری سے جواب دیا (۔) اسے تو آسمان پہنچا ہے۔ سماء بارش کو بھی کہتے ہیں تو مطلب یہ کہ بارش اُتری ہے گویا زمین کا گناہ آسمان کی طرف منسوب کر دیا۔ یہ ایک مکر تھا۔ وہ ڈھیری بھی مکر کی ایک تصویر تھی اور یہ جواب بھی مکر کا ایک بیان تھا کہ یا رسول اللہ! میرا کیا قصور ہے۔ آسمان پہنچا ہے۔ آسمان سے بلا نازل ہوئی۔ اس نے اسے خراب کر دیا۔ اب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا جواب سنیں تو روح وجد میں آ جاتی ہے۔ فرمایا (۔) اگر اوپر سے اترا تھا تو اسے اوپر ہی کیوں نہ رہنے دیا۔ یہ جو نمی تھی۔ یہ اوپر کا حصہ چھوڑ کر بیچ میں تو نہیں گھس گئی تھی۔ آسمان کی طرف کیوں ظلم منسوب کر رہے ہو۔ یہ تمہارا ظلم ہے۔ اگر اسے اوپر ہی رہنے دیتے تو ٹھیک تھا۔ کوئی بُرا نہیں تھا تاکہ لوگ دیکھ لیتے، لوگوں کو پتہ لگتا کہ آسمان نے اس ڈھیری کے ساتھ کیا کیا ہے۔ پھر جو تمہارا مقدر تھا تمہیں وہ ملتا لیکن تم نے تو اس کو اندر کیا اور نچلے کو اوپر کر دیا۔ یہ اُلٹ پلٹ کر دینا یہ فساد ہے۔ یہ دھوکہ ہے۔ یہ مکر ہے۔ پھر فرمایا (۔) جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

جماعت احمدیہ کے لئے نصیحت

جماعت احمدیہ کے لئے اس میں بڑی گہری نصیحت ہے۔ چھوٹی سی بات ہے بظاہر اور یہ ہمارے معاشرے میں، ہماری اقتصادیات میں روزمرہ کا دستور بنا ہوا ہے اس قسم کا دھوکہ تو دھوکہ سمجھا ہی نہیں جاتا (۔) لین دین کے معاملات میں مجھے اتنے خطوط ملتے ہیں کہ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص نے چالاکی کر کے ایسا رنگ اختیار کیا ہوا ہے کہ اس کو پکڑا جائے تو کہے کہ میں نے تو نہیں جھوٹ بولا میں نے تو یہ کیا تھا اور یہ کیا تھا حالانکہ شروع سے آخر تک نیت سے ہی فساد اور دھوکے کی۔ پس مکر کے نتیجہ میں انسان بعض دفعہ پکڑ سے بھی بچ جاتا ہے اور مکر کے پورے منصوبے میں یہ بات داخل ہوتی ہے کہ اگر میں پکڑا جاؤں تو نکلنے کی یہ راہ ہو گی۔ یہ بھی ایک مکر ہی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا کہ وہ ڈھیری والے نے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پکڑ سے بچنے کے لئے اپنی طرف سے کیسی روحانی بات کی ہے۔ یا رسول اللہ! اللہ کا فعل۔ میں بیچارا کیا کر سکتا تھا۔ خدا نے آسمان سے نازل کیا جس مصیبت کو خدا نے آسمان سے نازل کیا بندے کا کیا اختیار کہ اس کی راہ میں حائل ہو جائے اس نے بظاہر نیکی کی اور بڑائی کی کتنی بلند رفعت اور بلند پرواز بات کی ہے۔ آسمان کی بات کرتا ہے لیکن دھوکہ زمین پر دے رہا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سامنے کوئی چالاکی کام نہیں آ سکتی تھی۔ آپ اللہ کے نور سے دیکھتے تھے ایسی باریک نظر تھی۔ ایسی روشن نظر تھی کہ ہر اندھیرے کا سینہ چیر دیتی تھی۔ پس وہی خدا ہے (۔) آپ کو دیکھ رہا ہے (۔) اس کے سامنے ہیں۔ چالاکیاں میرے سامنے کر لیں گے۔ قضاء کے سامنے کر لیں گے۔ بعض دوسرے ثالثوں کے سامنے کر لیں گے۔ اللہ کے سامنے چالاکی کیسے کام آئے گی۔ اس کی تقدیر ضرور جاری ہو گی کہ پھر آپ گمراہ قرار دیئے جائیں گے اور دن بدن آپ کا قدم راہِ ہدایت سے بھٹک کر گمراہی کی طرف آگے بڑھتا رہے گا۔

نظام جماعت سے مکر

پھر بعض دفعہ لوگ جب اسی مکر میں مبتلا ہوتے ہیں تو بعض دفعہ نظام جماعت سے بھی مکر شروع کر دیتے ہیں اور چالاکیوں سے کام لیتے ہیں اور عہدوں کو عزت کا ذریعہ بنا لیتے ہیں حالانکہ جماعتی عہدے جو ہیں وہ تو خوف کا مقام ہیں۔ اتنی بڑی ذمہ داری کسی پر عائد ہو جس میں وہ خدا کے سامنے جوابدہ ہو تو اس کو خود آگے بڑھ کر مانگ کر قبول کرنا یا تو انسان کے کردار کی بہت بڑی عظمت ہے یا بہت بڑی بیوقوفی ہے۔ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

۔ ۔ قبول کرنے میں ہی بڑی عظمت تھی لیکن عہدوں کی لالچ میں مانگ کر سوال کر کے یا چالاکیاں کر کے عہدے لینا یہ عظمت نہیں ہے یہ انتہائی بیوقوفی ہے۔ اس لئے بیوقوفی ہے کہ اگر آپ کے اوپر ایک ذمہ داری ڈالی جائے تو اس ذمہ داری ڈالنے کی ذمہ داری آپ پر نہیں ہے۔ پھر آپ سے غفلت ہوتی ہے تو آپ اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ اے خدا! ہم نے تو تیری خاطر یہ قبول کیا تھا، ہمیں تو کوئی شوق نہیں تھا۔ تُو نے یہ ذمہ داری ہم پر ڈال دی ہے۔ اب ہم سے (بخشش) کا سلوک فرما۔ ہماری پردہ پوشی فرما۔ غلطیاں ہو جاتی ہیں صرفِ نظر فرما تو ایسے شخص کی دعا قبول ہوتی ہے۔ خدا اس کی کمزوریوں سے صرفِ نظر فرماتا ہے مگر جو شوخی کے ساتھ آگے بڑھتا ہے اور اپنی عزت کی خاطر (جو بے معنی بات ہے کیونکہ عہدوں میں کوئی عزت نہیں لیکن) وہ سمجھتا ہے کہ جماعت کا عہدہ ہے میں سیکرٹری مال بن جاؤں یا امیر مقرر ہو جاؤں تو میری بڑی شان ہو جائے گی۔ جو اس سرسری نظر سے، بیرونی نظر سے عہدوں کو دیکھتا ہے اور آگے بڑھ کر ان کو قبول ہی نہیں کرتا بلکہ شاطرانہ چالوں کے ذریعہ یہ انتظام کرتا ہے کہ عہدہ اس کو ملے، ایسا شخص سوائے اس کے کہ اپنے لئے عذاب سمیٹ رہا ہو، عذاب خرید رہا ہو اس کے سوا اس کو کوئی بھی فائدہ نہیں لیکن نظامِ جماعت میں بعض معاملات ایسے ہیں، بعض جگہیں ایسی ہیں جو ان باتوں میں دیر سے بدنام ہیں۔ بعض بستیاں ایسی ہیں جہاں بیس بیس سال سے یہ جھگڑے چلے ہوئے ہیں کہ عہدہ پر کون سا دھڑا قابض ہو اور جتنی تدبیریں چاہیں آپ اختیار کر لیں۔ جتنے کمیشن چاہیں بھجوا دیں مجال ہے کہ وہ لوگ ٹس سے مس ہوں۔ جب انتخاب کرواتے ہیں دوسرے فریق کی طرف سے شکایتوں کی طومار شروع ہو جاتی ہے اور یہ لکھنے لگ جاتے ہیں کہ جی! فلاں نے دھوکہ دیا، فلاں نے دھوکہ دیا۔ فلاں نے دھوکہ دیا۔ یہ انتخاب بے معنی ہے اور اگر کوئی لوکل دھوکہ نظر نہ آئے تو آنے والے پر الزام لگاتے ہیں کہ جی! آپ نے جو ناظر بھیجا تھا تاں وہ بڑا اتحریس تھا۔ وہ فلاں کی روٹی کھا گیا ہے۔ اس لئے اس کے حق میں اس نے یہ انتظام کروایا۔ میں نے ایسی جماعتوں کی اصلاح کی بہت کوشش کر کے دیکھی ہے لیکن میری بس نہیں گئی۔ اس وقت میری نظر اس آیت کریمہ پر پڑی کہ جس کو خدا گمراہ قرار دے ہوتا کون ہے اس کو ٹھیک کرنے والا۔ ان کی گمراہی ان کے مکر سے وابستہ ہے۔ ان لوگوں نے نظامِ جماعت کو کھیل بنایا اور جھوٹی عزتوں کے حصول کا ذریعہ بنایا اور چالبازیوں سے عہدوں کو حاصل کرنے کی کوشش کی۔ پس ان کے لئے خدا کا فیصلہ یہ ہے کہ ان کے لئے کوئی ہدایت نہیں ہے۔ جب تک یہ اس بدبختی سے باز نہیں آتے۔ جب تک جماعت کے عہدے کو ایک ذمہ داری نہیں سمجھتے جس کا اٹھانا بہت بڑی ہمت کا کام ہے۔ دعا اور خوف اور انکسار کے ساتھ اگر انسان اس لئے قبول کرے کہ اگر میں نہیں کروں گا تو پھر کون کرے گا اس وقت ایسا شخص یقیناً بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ اس پر کوئی حرف نہیں اس کا کسی جماعتی عہدہ کو قبول کرنا ہی بہت بڑی قربانی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ جزاء پائے گا لیکن ووٹوں میں چالاکیاں جیسا کہ بعض رپورٹیں آتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے سارا سال چندہ نہیں دیا لیکن جن کی خواہش کوئی عہدہ قبول کرنے کی ہوتی ہے وہ اپنے ساتھیوں کے چندے اکٹھے کرتے پھرتے ہیں اور انتخاب سے کچھ دیر پہلے وہ سارے سال کا بقایا اکٹھا کر کے سارے روپے سیکرٹری مال کے حضور پیش کر دیئے جاتے ہیں۔ اس سے رسید لی جاتی ہے۔ پھر جب انتخاب کا وقت آتا ہے تو اس وقت وہ رسید صدرِ انتخاب کے حضور پیش کر دیتے ہیں کہ دیکھ لیجئے یہ چندہ پورا ہو گیا۔ شروع سے آخر تک ساری کارروائی ہی شرارت ہے۔ ظلم ہے۔ وہ چندہ کیسا جو خدا کے نام پہ دیا جا رہا ہے اور دیا بتوں کو جا رہا ہے۔ ایسا ذلیل اور مکروہ چندہ تو اُن لوگوں کے لئے عذاب کا موجب بنے گا نہ کہ اُن کے لئے کسی ثواب کا باعث ہو گا اور بت اُن کا وہ شخص ہے جس کی خاطر انہوں نے ووٹ بنوانے کے لئے سارے سال کا بقایا پیش کیا اور اس میں بھی بہت سی مخفی چالاکیاں ہیں جن پر میری نظر پڑتی ہے تو میں حیران رہ جاتا ہوں لیکن مجبوری ہے۔ اس کی زیادہ تفصیل سے چھان بین کی نہیں جا سکتی۔ بعض ایسے آدمی میرے علم میں ہوتے ہیں جن کو بہت زیادہ چندہ دینا چاہیئے۔ اگر وہ خدا کی خاطر چندہ دیتے تو اُن کا بقایا دس ہزار بنتا لیکن انہوں نے جس بت کی خاطر چندہ دیا ہے وہ تو ہر بیان کو قبول کرے گا۔ وہ تو یہ چاہے گا کہ ووٹر بن جائے سہی، کم سے کم دے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ وہ خدا کی خاطر تو دیا ہی نہیں جا رہا۔ نقصان اگر ہے تو جماعت کا ہے۔ اس کو کیا فرق پڑتا ہے۔ اس کو تو صرف ووٹ ملتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر وہ اس بات میں بھی بعض دفعہ مدد کرتا ہے کہ جی! تمہارا بنتا ہی اتنا ہے اور اگر سیکرٹری مال کہے کہ تمہارا زیادہ بنتا تھا تو اس کے ساتھ جھگڑا کریں گے کہ تم انکم ٹیکس کے انسپکٹر لگے ہوئے ہو۔ تمہیں کیا پتہ۔ جھوٹ کا الزام لگاتے ہو۔ چپ کر کے لے لو جو دیا جاتا ہے۔ یہی تھا جو بنتا تھا۔ یہی دیا جا رہا ہے۔ شروع سے آخر تک دھوکہ ہی دھوکہ اور فساد ہی فساد EXERCISE ہے۔ اور یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ کسی کو پتہ نہیں چل رہا جو رپورٹیں آتی ہیں تو چاہے وہ امریکہ سے آ رہی ہو یا پاکستان کے کسی گاؤں سے آ رہی ہو ان رپورٹوں کے آر پار صاف دھوکہ دکھائی دے رہا ہوتا ہے جب فہرستیں دیکھتا ہوں تو حیران ہو جاتا ہوں کہ ان لوگوں نے کتنا ظلم کا سودا کیا ہے۔ پیسے ضائع کر دیئے اور شیطان کے حضور ڈالے۔ نام خدا کا لیا۔ پھر دوسرے لوگ ہیں جو یہ شکوے شروع کر دیتے ہیں کہ جناب آپ لوگوں کے نزدیک مال کی قیمت ہے۔ تقویٰ کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ یہ نظام جماعت ہے جس میں چندے لے کر ووٹ بنتے ہوں۔ پیسے وصول کر کے ووٹ بنتے ہیں خواہ کوئی نماز پڑھتا ہے یا نہیں پڑھتا۔ ان کا یہ اعتراض اگر بنیادی طور پر فی ذاتہ درست بھی ہو تب بھی اُن کی طرف سے دراصل یہ دھوکہ بازی ہے کیونکہ سارا سال جس بھائی نے نماز نہیں پڑھی اس کے لئے ان کا دل بے چین نہیں ہوا سارا سال جس بھائی نے تقویٰ کے اوپر قدم نہیں مارا اس کے لئے ان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ کوئی کوشش نہیں کی۔ نظام جماعت کو اس وقت اطلاع نہیں کی جب ان کی اصلاح کا وقت تھا۔ اب الیکشن کے موقعہ پر ان کے تقویٰ کی راہ سے ہٹ جانے کا خیال ان کو کیسے آ گیا۔ الیکشن کے موقعہ پر اُن کی بے نمازیاں کیوں ان کو چبھنے لگیں۔ صاف ظاہر ہے کہ تکلیف اپنے منتخب نہ ہونے کی یا اپنے کسی ساتھی کے منتخب نہ ہونے کی ہے نہ کہ کسی کی بے راہ روی کی تو تقویٰ کی راہیں بڑی باریک ہیں اور یہ مکر جو ہے یہ ہر چیز میں چلتا ہے نیکی کے نام پر بھی چلتا ہے۔ کھلی کھلی بدی کے طور پر تو مکر چلتا ہی ہے لیکن بڑے بڑے نیک کاموں پر مکر چل رہا ہوتا ہے۔ پس جماعت کے عہدوں کو، جماعت کے نظام کو جو لوگ جھوٹی عزتوں کا ذریعہ بناتے ہیں ان کے لئے میں (کلام الٰہی) کے الفاظ میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ (۔) یاد رکھو جس کو عزت چاہیئے، اللہ ہی کے پاس عزت ہے اس کے سوا آپ کو کوئی عزت نصیب نہیں ہو سکتی۔ خدا کے نظام سے دھوکہ کر کے، فریب کاریوں کے ذریعہ، نظام کی جڑیں کھوکھلی کر کے اور مسلسل دھڑے بازیوں میں مبتلا ہو کر اگر آپ عزت چاہتے ہیں تو کوئی عزت نہیں ملے گی۔

عزت حاصل کرنے کا طریق

عزت کیسے ملے گی (۔) کتنا پیارا صاف ستھرا پاکیزہ بیان ہے اور عزتیں حاصل کرنے کا کیسا عمدہ طریق بیان فرمایا۔ فرمایا (۔) پہلے تو اپنی نیتوں کو پاک اور صاف کر کے بات کرو۔ وہی بات خدا کے ہاں قبول ہو گی اور اس کی درگاہ میں جا پائے گی جو طیب ہو۔ طیب ایسی بات کو کہتے ہیں۔ جس میں جھوٹ کی دُور کی بھی ملونی نہ ہو۔ ادنیٰ سی بھی ملونی نہ ہو۔ صاف نیت سے بات کی گئی۔ پاک لفظوں میں بیان کی گئی۔ نہایت ہی خوبصورت مہکتے ہوئے انداز میں سچائی کے ساتھ وہ بات پیش کی گئی۔ نیت بھی پاک تھی طرز بیان بھی پاک اور بالآخر اس کا انجام بھی پاک تھا (۔) فرمایا یہ (۔) جو خدا تک پہنچتا ہے عزت کے حصول کے لئے (۔) اور اس پاک کلمہ کو اونچا کرنے کے لئے عمل صالح کی ضرورت ہے صرف منہ کی پاک باتیں نہ ہوں بلکہ نیک اعمال ان باتوں کو تقویت دے رہے ہوں۔ ان پروں کو توانائی بخشیں کہ وہ پر چل تو سکیں۔ پروں میں طاقت ہی نہ ہو تو وہ کیسے پرواز کریں گے۔ پس کلام کو جو پاکیزہ ہو ایک پرندے کی طرح پیش فرمایا جس میں اڑنے کی سکت ہے مگر وہ نیک اعمال سے طاقت لیتا ہے۔ اگر نیک اعمال نہیں ہیں تو (ان) میں اڑنے کی طاقت نہیں ہو گی۔ فرمایا: یہ وہ طریق ہے جس کے ذریعہ تم عزتیں حاصل کرتے ہو۔ عزتیں ساری اللہ کے پاس ہیں اور عزت کا سوال وہاں تک کیسے پہنچتا ہے۔ فرمایا: نیک باتوں کے ذریعہ۔ پاکیزہ باتوں کے ذریعہ۔ ایسی پاک باتوں کے ذریعہ جن کو اعمال صالحہ طاقت بخشتے ہوں۔ پس اگر جماعت کا کوئی عہدیدار اپنی سچائی اور پاکیزگی کی وجہ سے ہر دلعزیز بنا ہو۔ اگر اس کے نیک اعمال انتخاب کے وقت پیش نظر ہوں

تو یقیناً جو مقام وہ پا گیا ہے وہ عزت کا مقام ہے۔ وہ یقیناً ایسا مرتبہ ہے جو اس کے لئے آسمان سے نازل ہوا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے اس عزت کی تفصیل یہی بیان فرمائی ہے۔ اگر وہ نہیں تو پھر ایک مکروہ بات ہے۔ اس کے سوا اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ فرمایا (۔) کہ وہ لوگ جو بد تدبیروں میں ہمیشہ مصروف رہتے ہیں۔ ان کی عمر چالاکیوں میں گزر جاتی ہے۔ منصوبے بنانا، سازشیں کرنا، جھوٹی تدبیریں کر کر کے جھوٹی عزتیں حاصل کرنے کا شوق۔ سیاست میں بھی چلتا ہے دین میں بھی چلتا ہے، ہر جگہ یہی چیز چلتی چلی جاتی ہے فرمایا: اُن کے لئے ہم خوشخبری دیتے ہیں کہ ان کے لئے بڑا سخت عذاب ہے اور ان کا یہ جو فعل ہے یہ تباہی کی طرف لے جانے والا ہے۔ ان کو اس سے کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکے گا سوائے اس کے کہ وہ ہلاک ہو جائیں۔ یہ تو ہے معاشرے میں مکر۔ مکر کے ذریعہ انسان معاشرے میں کوئی مقام حاصل کرتا ہے۔ کوئی حرص کے ذریعہ کسی کی بچی دھوکے سے حاصل کر لیتا ہے اور پھر اس پر ظلم کرتا ہے۔ حرص و ہوا کے ذریعہ کسی کا مال غصب کر لیتا ہے۔ دھوکے کے ذریعہ جھوٹی عزتیں حاصل کرتا ہے۔ یہ سارے ایسے مکر ہیں جن کا انجام بالآخر بد ہے اور جو سوسائٹی ان مکروں میں مبتلا ہو اس کو کبھی آپ سکھ والی سوسائٹی نہیں دیکھیں گے۔ دن بدن دکھوں میں مبتلا ہوتی چلی جاتی ہے۔ عذاب شدید کی جو پیشگوئی ہے یہ صرف بعد کی نہیں ہے اسی دنیا کی بھی ہے۔ ان ملکوں کا حال دیکھیں جہاں یہ چیزیں چل رہی ہیں جو ابھی میں نے بیان کی ہیں۔ دن بدن یہ عذاب میں مبتلا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ان گھروں کا حال دیکھ لیں جہاں اس قسم کے فساد چلتے ہیں کسی کو آپ نیک انجام نہیں دیکھیں گے۔ ہر وقت دکھ ہر وقت عذاب، مقدمہ بازیاں، مصیبتیں، کوئی جھوٹا رزق حاصل کیا تو وہ بھی عذاب کا موجب بن جاتا ہے اور عذاب شدید اس طرح بھی بنتا ہے کہ اُن کی اولادیں بعض دفعہ ضائع ہو جاتی ہیں یا وہ ہاتھوں سے نکل جاتی ہیں یا وہ ایسے بد کاموں میں مبتلا ہو جاتی ہیں کہ جو ماں باپ کے لئے ذلت اور رسوائی کا موجب بن جاتے ہیں۔ لوگ ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو آسمان سے اُترتی ہیں اور پھر پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ کئی قسم کے ابتلاء ہیں جو گھیر ڈال لیتے ہیں۔ پس جب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے لئے عذاب شدید ہے تو یہ بالکل اس وہم میں مبتلا نہ ہوں کہ مریں گے تو دیکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا۔ یہ عذاب جو ہے دنیا میں شروع ہو جاتا ہے اور دنیا کا شروع ہوا عذاب بتا رہا ہے کہ خدا نے معاف نہیں کیا۔ جب خدا نے یہاں معاف نہیں کیا تو آئندہ آپ کیسے خیر کی توقع لے کر آنکھیں بند کریں گے۔ جس کی خدا نے ستاری کرنی ہو اس دنیا میں بھی کرتا ہے۔ جس سے مغفرت کا سلوک کرنا ہو اس دنیا میں ہی کرتا ہے اور اس دنیا میں اس کے لئے کوئی نیا نظام جاری نہیں ہوتا۔ وہی نظام ہے جو اس دنیا میں جاری ہے۔ پس اس لحاظ سے مکر کرنے والوں کے لئے عذاب شدید کی جو خبر ہے وہ بالکل سچی ہے اور ہم نے اپنی آنکھوں سے اس کو پورا ہوتے دیکھا ہے۔ پاکستان کے حالات پر نظر ڈال کر دیکھ لیں۔ آپ میں سے اکثر پاکستانی ہیں جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں تو آپ کو علم ہو گا کہ یہ کتنی سچی باتیں ہیں کہ یہ جو مکر کی پہلی قسمیں آپ کے سامنے رکھی ہیں یہ عذاب شدید پر منتج ہوتی ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی خیر ان سے وابستہ نہیں ہوتی۔

دوسری قسم کا مکر سیاست کا دجل و فریب ہے۔ میں نے پہلے بھی اس کی مثال دی تھی کہ خاص طور پر آج کل کی جدید سیاست خواہ وہ مغرب میں کارفرما ہو یا مشرق میں عملاً دجل ہی کا دوسرا نام ہے۔ فریب کاری ہے۔ غریب ملک بھی فریب کاریوں میں مبتلا ہیں امیر ملک بھی فریب کاریوں میں مبتلا ہیں فرق صرف یہ ہے کہ امیر کا دجل چل جاتا ہے اور غریب کا چلتا نہیں لیکن غریب ملکوں کو یہ سوچنا چاہیئے کہ اگر انہوں نے امیر ملکوں اور طاقتور ملکوں کے اس فریب سے بچنا ہے تو اُن کی پناہ گاہ مکر میں نہیں ہے کہ یہ جھوٹا خدا ہے۔ ان کی پناہ گاہ سچائی میں ہے اور بتوں کی پرستش کی بجائے اُن کو خدا کی پرستش کی طرف واپس لوٹنا چاہیئے۔

بوسنیا کے مسلمانوں پر مظالم

آج مسلمان ممالک اپنے سیاست کے دجل کی خاطر امریکہ کو کھلم کھلا گالیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیں یا نہ دیں مگر آج سارے عالم اسلام کا دل گواہی دے رہا ہے کہ امریکہ نے مسلمانوں کے ساتھ دجل سے کام لیا ہے۔ بوسنیا کے مسلمانوں کی حالت دن بدن بد سے بدتر ہوتی چلی جارہی ہے۔ قومی طور پر صفحۂ ہستی سے اُن کو بالکل مٹا دینے کا منصوبہ ہے جو سامنے کھل رہا ہے۔ اتنے خوفناک مظالم مسلمانوں پر توڑے جارہے ہیں کہ خود مغربی مفکرین یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ ہٹلر کے مظالم کو بھی ان مظالم نے شرما دیا ہے۔ پوری کی پوری قوم کی نسل کُشی کا منصوبہ ہے جو آنکھوں کے سامنے عملی جامہ پہن رہا ہے اور کوئی نہیں ہے جو اس کے خلاف کوئی قدم اٹھائے۔ ان کے پروگرام جو سیاسی تبصروں کے پروگرام ہوتے ہیں وہ سن کر آپ دیکھ لیں۔ وہاں ہر دفعہ آپ کو یہی بات دکھائی دے گی کہ سب کہتے ہیں ہم باتیں کر رہے ہیں لیکن ان باتوں کے پیچھے ایک بھی عمل ایسا نہیں جو اِن باتوں کے بعد ان کو سچا کرنے کے لئے ظاہر ہو لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ جو باتیں کرتے ہیں وہ بھی بالکل معمولی ہیں۔ جتنے بڑے بھیانک جرم ہو رہے ہیں ان کا جو علاج باتوں میں تجویز ہو رہا ہے وہ علاج ہی کوئی نہیں لیکن اتنا بھی نہیں کرتے۔ ایک طرف بوسنیا کے یہ مسلمان ہیں جن کے ساتھ یہ ظلم ہے اور اس میں سب سے بڑا مجرم امریکہ ہے جس نے آنکھیں بند کی ہوئی تھیں بلکہ یورپ کے ان ممالک کو بھی آنکھیں بند کرنے پر مجبور کیا جارہا ہے جن کے اندر بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ نقصان ہوگا اور بالآخر ہمارے لئے یہ چیز فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتی مگر دوسری طرف عالم اسلام کی ہمدردی یہ ہے کہ شیعوں کے ساتھ ہمدردی پیدا ہو گئی یعنی مسلمانوں میں سے شیعہ ہیں جو ان کی ہمدردی کے مستحق ہیں اور عراق پر ظلم کرنے کے لئے وہ کہتے ہیں کہ تمہارے ملک کا جو یہ حصہ ہے اس پر تم نے اپنے جہاز نہیں اڑانے کیونکہ تم شیعوں پر ظلم کر رہے ہو اور ہم عیسائی یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ شیعہ مسلمانوں پر کوئی ظلم ہو۔ کیسی منطق ہے؟ کیا دلیل ہے یہ؟ کونسی سچائی اس میں پائی جاتی ہے؟ الف سے ی تک دھوکہ ہی دھوکہ اور فریب کاری ہی فریب کاری لیکن سنّی مسلمانوں کے وہ ممالک جو اِن کے ساتھ ہیں وہ بالکل خاموش بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ کوئی قدم نہیں اٹھا رہے لیکن یہ دھوکہ یہاں ختم نہیں ہو جاتا۔ یہ جانتے ہیں کہ اگر شیعہ نام کے اوپر انہوں نے بعض شیعہ اقلیتوں کی مدد کی تو ارد گرد کے سنّی ممالک میں اس کے خلاف ردّ عمل ہونا لازم ہے۔ پس وہ ردّ عمل بھی چاہتے ہیں۔ وہ ردّ عمل جو بھی ظاہر ہوگا وہ ان کے خلاف تو ہو نہیں سکتا کیونکہ طاقتور کے خلاف کمزور کا ردّ عمل نہیں ہوا کرتا۔ خصوصاً اگر کمزور بد دیانت ہو چکا ہو۔ جھوٹا ہو چکا ہو، فریب کار ہو گیا ہو تو اس کا فریب اس کے خلاف چلتا ہے وہ طاقتور کی بات کو خاموشی کے ساتھ قبول کرتا ہے لیکن اپنے غصے معاف نہیں کرتا۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ اس کے ردّ عمل کے طور پر دوسری شیعہ اقلیتوں پر سنّی اکثریتیں ظلم کرنا شروع کر دیں گی اور یہ خیال پیدا ہو جائے گا کہ دیکھو شیعوں کی وجہ سے ایک سنّی اکثریت کے ملک کے اُوپر یہ تباہی آئی ہے اور کھلے عام شیعوں کی حمایت کی گئی ہے، یہ بات خطرے کا الارم سعودی عریبیہ میں بھی بجائے گی۔ وہ منہ سے کہیں یا نہ کہیں۔ جتنی اُن کو ایران سے دشمنی ہے وہ ایک کھلی ہوئی بات ہے۔ امریکہ کے بُت کے سامنے سر جھکاتے ہوئے وہ زبان سے کچھ کہیں یا نہ کہیں مگر اس کے خلاف سعودی عرب میں شدید ردّ عمل ہوگا۔ چنانچہ وہ دوسرے ممالک کو پہلے بھی شیعہ سنّی فساد کرانے کے لئے پیسے دیتے ہیں اب وہ اور بھی زیادہ دیں گے کیونکہ ان کو خطرہ ہوگا کہ ایرانی طاقت ہمارے اور قریب آگئی ہے۔ پس یہ ایسی بات نہیں ہے کہ ان لوگوں کو پتہ نہیں کہ اس کے نتیجہ میں یہ ہوگا۔ سازش میں یہ بھی شامل ہیں۔ ایک طرف سنیوں پر ظلم کرنے کے لئے شیعوں کو بہانہ بنایا جائے۔ یہ بظاہر شیعوں کی حفاظت ہو رہی ہے اور سنیوں پر ظلم ہو رہا ہے لیکن یہ کیا کہ دوسری طرف سنیوں کو مجبور کیا جائے کہ پھر وہ شیعوں پر ظلم کریں اور اس طرح سارا عالم اسلام جس کے کبھی کبھی قریب آنے کے امکان ہوتے ہیں نہ صرف پھٹا رہے بلکہ پہلے سے بڑھ کر ایک دوسرے سے دور ہو جائے اور نفرتیں پہلے سے زیادہ بڑھ جائیں۔

عوام کے خلاف سیاستدانوں کی چالاکیاں

یہ وہ ہوشیاریاں ہیں جن کا نام سیاسی مکر ہیں۔ سیاست میں تو اتنے مکر چل رہے ہیں اور ہماری بدنصیبی ہے کہ دنیا کے کسی خطے پر آپ نظر ڈال کر دیکھیں مکر ہی مکر ہیں۔ صرف ایک فرق ہے کہ ہمارے ملک پاکستان میں مثلاً اور اسی طرح ہندوستان میں بھی زیادہ تر مکر اپنے آدمیوں سے ہو رہے ہوتے ہیں۔ سیاستدانوں کی جتنی چالاکیاں ہیں ساری عوام کے مفاد کے خلاف ہوتی ہیں۔ مکر ہیں لیکن وہ مکر اپنوں پر چل رہے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں بھی مکر ہیں مگر غیروں پر چلتے ہیں۔ اپنے لوگ جو ہیں وہ ان کے مکر برداشت نہیں کرتے۔ مجال نہیں صدر بُش کی کہ وہ امریکہ کے ساتھ مکر کر کے دیکھے۔ جب بھی مکر کریں یا مکر کی کوشش کرتے ہیں تو جو بھی امریکہ کے پریذیڈنٹ مکر کی کوشش میں ملوث ہوتے ہیں ساری قوم ان کے پیچھے پڑ جاتی ہے۔ ان کو ننگا کر کے دکھا دیتی ہے۔ کسی کا نام "واٹر گیٹ" رکھا جاتا ہے۔ کسی کا نام "ایران گیٹ" رکھا جاتا ہے۔ گیٹوں کا بہت شوق ہے لیکن جتنے بھی گیٹ ہیں وہ سارے مکر پر بنتے ہیں۔ بے شک آپ اُن کا جائزہ لے کر دیکھ لیں۔ وہ مکر قوم معاف نہیں کرتی۔ اس لئے کسی بھی مغربی سیاستدان کی مجال نہیں ہے کہ اپنی قوم سے مکر کرے لیکن جب غیروں سے مکر کرتے ہیں تو سب آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ چند ایک شریف دیانتدار صحافی آواز کو اٹھاتے ہیں مگر نقار خانے میں طوطی کی کون سنتا ہے۔ وہ آواز صرف تاریخ کے حقائق کو ریکارڈ کرنے کے لئے ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اس آواز کی بازگشت آئندہ نسلوں میں سنائی دے گی اور وہ نسلیں ان گزرے ہوئے سیاستدانوں پر لعنتیں بھیجیں گی مگر اس زمانے میں، اس وقت یہ اپنے آپ کو آزاد سمجھتے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری کوئی پکڑ نہیں ہے۔ ہم طاقتور بھی ہیں۔ ہم مکّار بھی ہیں۔ فریب میں ہر دوسرے پر بازی لے جاتے ہیں۔ کون ہے جو ہمارے ہاتھ روک سکے۔ مگر قرآن کریم اور خبر دیتا ہے۔ فرماتا ہے (۔) کہ وہ طاقتور مکّار (یہاں طاقتور کا مضمون اس میں شامل ہے کیونکہ جو بات بیان کی جا رہی ہے وہ طاقتور ہی کا بیان ہے) قومیں کیا یہ سمجھتی ہیں کہ بدی کے مکر کے ذریعہ یہ امن میں رہیں گی۔ ان کو امن نصیب ہوگا۔ کس چیز سے امن نصیب ہوگا۔ کیا اس بات سے یہ امن حاصل کر لیں گی کہ اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دے اور زلزلے آئیں اور ایسے خوفناک زمینی عذاب ظاہر ہوں کہ جو ان کو ہلاک کر دیں (۔) یا ایسی طرف سے عذاب آنے شروع ہوں کہ ان کو پتہ نہ لگے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔

امریکہ میں آنے والے خوفناک طوفان

اب امریکہ میں پچھلے دنوں جو خوفناک طوفان آئے ہیں اس کے نتیجہ میں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کم از کم ۱۵ ارب ڈالر کا نقصان امریکہ کا ہو چکا ہے اور لکھوکھہا انسان شدید مصیبتوں میں مبتلا ہیں۔ ان کے نزدیک تو یہ ایک ارضی حادثہ ہے مگر یہ نہیں سوچتے کہ یہ ارضی حادثات بھی آسمان کی مرضی کے تابع ہوتے ہیں اور خدا جب چاہے ان کو ٹال بھی سکتا ہے۔ جب چاہے ان کو عذاب کی صورت میں ظاہر بھی فرما سکتا ہے۔ کسی قوم کے اوپر ان کو عذاب کے طور پر ان کی کمر توڑنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے (یہ سمجھتے نہیں) نے دو باتیں ظاہر کی ہیں کہ ان کو پتہ ہی نہیں کہ کہاں سے آ رہے ہیں۔ نہ یہ پتہ چلتا ہے کہ ہماری بداعمالیاں ہیں جن کے نتیجہ میں یہ سزا ہے اور نہ یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بداعمالیوں کے نتیجہ میں یہ سزائیں مرتب فرما رہا ہے۔ قانونِ قدرت تو قانونِ قدرت ہی ہیں۔ مگر قانونِ قدرت اللہ کی مرضی کے تابع چل رہے ہیں۔

پھر فرمایا (۔) اور خدا تعالیٰ یہ بھی کر سکتا ہے کہ ان کی حرکات کے دوران ان کو پکڑ لے۔ تقلّب سے مراد ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ اختیار کرنا، ایک طرز کو چھوڑ کر دوسری طرز اختیار کرنا۔ ایک انداز کو چھوڑ کر دوسرا انداز اختیار کرنا۔ یہ جو چالاکیوں سے کروٹیں بدلتے اور پینترے بدلتے ہیں یا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے ہیں۔ ان کی سیاستیں بھی کروٹیں بدل رہی ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اس میں یہ محفوظ ہیں، اللہ تعالیٰ انہی چالاکیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ان کو پکڑ سکتا ہے۔ انہی پنجروں میں یہ مارے جائیں گے (-) یہ خدا کی تقدیر کو عاجز نہیں کر سکتے (-) اللہ تعالیٰ اگر یہ فیصلہ فرمائے کہ رفتہ رفتہ ان کی عظمتیں ایک قصہ پارینہ بنا دی جائیں اور رفتہ رفتہ یہ اپنی بلندیوں سے اُترنا شروع ہوں اور دنیا کی آنکھوں کے سامنے گھٹتے چلے جائیں اور آج جو طاقتور قومیں کہلاتی ہیں یہ کل کمزور قوموں کی صورت میں دنیا میں ظاہر ہوں۔ اگر خدا کی یہ تقدیر کام کرنا چاہے تو کون ہے جو خدا کے ہاتھ روک سکتا ہے۔

پس وہ قومیں جو مکر و فریب کے ذریعہ اور اپنی طاقت کے برتے پر کمزوروں کو نقصان پہنچاتی ہیں ان کے لئے یہ تین ذریعے ہیں جو قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں کہ ان ذریعوں سے ان کو سزا ملتی ہے مگر کم ہیں جو نصیحت پکڑتے ہیں۔ مجھے تو ان مسلمان ملکوں پر زیادہ افسوس ہے جنہوں نے سچائی کو پایا۔ جن کی خاطر یہ شاندار کلام نازل فرمایا گیا۔ محمد مصطفیٰ ﷺ کے قلبِ مطہر پر وہ ساری باتیں روشن فرمائی گئیں جو اس زمانے سے تعلق رکھتی تھیں، آئندہ زمانوں سے تعلق رکھتی تھیں اور سارے مصائب کے حل بھی کھول کھول کر بیان فرما دیئے گئے۔ پھر بھی ان کی محرومی دیکھیں کہ یہ ایک مکر سے دوڑ کر دوسرے مکر میں پناہ لیتے ہیں۔ جھوٹے بتوں سے بھاگ کر جھوٹے بتوں کی پناہ میں آتے ہیں۔ یہ سوچتے نہیں اور سمجھتے نہیں کہ صرف ایک پناہ ہے اور وہ اللہ کی پناہ ہے۔ اگر یہ سچائی پہ قائم ہو جائیں۔ اگر یہ خدا کی عبادت سچے دل سے کریں اور مکر کے جواب میں اعلیٰ تدبیر سے کام لیں لیکن جھوٹی تدبیر سے کام نہ لیں بلکہ اللہ کی پناہ مانگیں تو وہی ایک پناہ گاہ ہے جو دنیا کے ہر مکر سے ان کو بچا سکتی ہے مگر بدنصیبی ہے کہ (-) سمجھتے نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ دیکھتے نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ اللہ ہی ہے جو ان کو عقل دے۔ ان سب بلاؤں کا جو دنیا پہ نازل ہو رہی ہیں دکھ آخر احمدی کے دل پر ٹوٹتا ہے کیونکہ خدا گواہ ہے کہ ہمیں سچے دل سے بنی نوع انسان سے محبت ہے اور سچے دل سے ان سے پیار ہے۔ اس لئے میں جماعت احمدیہ کو خصوصیت سے دعا کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔

خدمتِ خلق کا بین الاقوامی ادارہ بنایا جائے

اس کے بعد ایک یہ اعلان کرنا ہے کہ ملک صومالیہ میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ بھوک کے اتنے دردناک عذاب میں مبتلا ہو چکا ہے کہ اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ بڑی دیر سے کوشش کر رہی تھی کہ کسی طرح ہمارا رابطہ ہو۔ ہم خود وہاں پہنچیں اور خدمتیں کر سکیں اور جماعت نے افریقہ کے غریب ملکوں کے لئے جو قربانی پیش کی ہے اس میں سے صومالیہ کو حصہ دیا جائے مگر کوئی پیش نہیں گئی کیونکہ خدمت کے جو انتظامات اور نظام ہیں ان پہ بھی ان قوموں کا قبضہ ہے اور اپنی مرضی کے خلاف کسی کو اجازت نہیں دیتے۔ آخر میں نے یہ فیصلہ کیا ہے اور امریکہ کو بھی ہدایت کی ہے اور انگلستان کو بھی کہ خدمت کے لئے جو روپے آپ کے پاس اکٹھے ہیں وہ جس ادارے کے ذریعہ بھی پہنچتے ہیں وہ دیں تو سہی کچھ نہ کچھ۔ ہمارے ضمیر کا بوجھ تو کچھ ہلکا ہوگا لیکن باقی دنیا کے ممالک کو بھی میں نصیحت کرتا ہوں کہ جو کچھ توفیق ہے وہ ضرور صومالیہ کے اپنے غریب بھائیوں کیلئے، مسلمان کی حیثیت سے نہیں ایک انسان کی حیثیت سے پیش کریں اسکے علاوہ تمام بڑے بڑے ملکوں میں جماعت احمدیہ کو یہ جائزہ لینا چاہئے کہ جس طرح ریڈ کراس وغیرہ انٹرنیشنل سوسائٹیز ہیں اس طرح اگر مذہبی سوسائٹیاں بھی ایک بین الاقوامی حیثیت سے پہچانی اور جانی جائیں یا ان کا ایک مقام قائم ہو سکتا ہو تو اب وقت آگیا ہے کہ جماعت احمدیہ کو اپنی آزاد سوسائٹی بنانی چاہئے۔ جو جماعت احمدیہ کی مرضی کے تابع خدمت کرے اور تقویٰ اور انصاف کے ساتھ خدمت کرے اور مذہب و ملت اور رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر خدمت کرے اور اس خدمت میں شریف النفس غیروں کو بھی ساتھ شامل کرے تو جائزہ لینا چاہئے۔ جہاں تک میرا تاثر ہے عیسائی انجمنوں کو اس بات کی اجازت بھی ہے اور باقاعدہ یونائیٹڈ نیشنز کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔ اگر میرا یہ تاثر درست ہے تو جماعت احمدیہ کو پورے زور سے کوشش کر کے اب بین الاقوامی خدمتِ خلق کا ادارہ قائم کرنا چاہئے اور اس ادارے کا دائرہ کار تمام بنی نوع انسان تک عام ہوگا اور اس میں صرف احمدیوں سے چندہ نہیں لیا جائے گا بلکہ دنیا کے کسی بھی شریف النفس انسان سے جو اس ادارے میں شامل ہو کر خدمت کرنا چاہتا ہو اس کو بھی خدمت کا موقعہ دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک آخری بات اب میں جنازے کے متعلق بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی جنازہ غائب ہوگا۔ جماعت کے بہت سے خدمت کرنے والے، پرانے بزرگ اور غیر معروف لیکن نیک لوگ گزشتہ چند ماہ کے عرصہ میں ایسے رخصت ہوئے ہیں کہ ان میں سے بعض کو میں جانتا ہوں، بعضوں کے متعلق صدر انجمن کی طرف سے سفارشیں آئی ہیں کہ ہمارے علم کے مطابق متقی اور پرہیزگار لوگ تھے۔ جنازہ میں مثلاً پورے لوگ شامل نہیں ہو سکے یا بچیوں نے بے قراری سے خواہش ظاہر کی ہے یا خود انہوں نے مرنے سے پہلے خواہش ظاہر کی کہ میں ان کا جنازہ پڑھاؤں۔ ان کی فہرست غالباً سنا دی گئی ہے۔

مسعود جہلمی صاحب کا ذکرِ خیر

مسعود جہلمی صاحب کا وصال ہوا ہے۔ جرمنی میں بطور (مربی) فریضۂ خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ کوئی دو تین سال پہلے ایک ابتلاء بھی آیا۔ میں ان سے ناراض بھی ہوا اور اس ناراضگی میں میرے لئے بہت تکلیف تھی۔ بعد کے خطبہ میں میں نے تفصیل سے روشنی بھی ڈالی۔ واقعہ یہ ہے کہ ان کے ساتھ مجھے دیرینہ قلبی محبت تھی اور ان کے سارے خاندان سے بڑا گہرا تعلق تھا لیکن نظامِ جماعت مجھے اتنا پیارا ہے کہ جب نظامِ جماعت کو خطرہ دیکھوں تو کوئی قلبی تعلق کوئی قرب اس کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتا تو میری بھی آزمائش تھی اور ان کی بھی آزمائش تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بھی فضل فرمایا اور میں اس آزمائش پر پورا اترا اور میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کوئی قلبی تعلق نظامِ جماعت کی حفاظت کے موقعہ پہ میری راہ میں حائل نہیں ہوا اور خواہ کیسا ہی کڑوا وہ فرض تھا میں نے پوری طاقت سے اسی طرح ادا کیا جس طرح کسی غیر کے معاملہ میں میں ادا کر سکتا تھا اور ان پر خدا نے فضل فرمایا کہ غیر معمولی وفا کے ساتھ اور ثباتِ قدم کے ساتھ اس ابتلاء میں نظامِ جماعت کے ساتھ چمٹے رہے۔ عروۂ وثقیٰ سے ان کا ہاتھ نہیں چھوٹا اور اپنی اولاد کو بھی یہی نصیحت کی، اپنے رشتے داروں کو بھی نصیحت کی۔ ان کا تعلق والا ایک بھی ایسا نہیں ہے جس نے ٹھوکر کھائی ہو۔ ان کی وفات کے وقت مجھے خیال آیا کہ ان کے کتبے پہ کیا لکھنا چاہئے تو مجھے حضرت (امام جماعت الثانی) کا یہ مصرعہ یاد آگیا۔ میں نے کہا اور چند باتوں کے علاوہ وہ بہت موزوں رہے گا کہ ع

بے وفاؤں میں نہیں ہوں میں وفاداروں میں ہوں

پس یہ وہ ایک ایسا مخلص تھا جس کے متعلق میں یہ اعلان کر سکتا ہوں کہ واقعۃً وفادار تھا اور وفاداروں میں جان دی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت فرمائے اور ہمارے دیگر مخلصین کو بھی جنہوں نے زندگیوں میں کئی قسم کی قربانیاں دی ہیں لیکن خدا جانتا ہے کہ کب ابتلاء کا وقت آئے ان کو بھی ہر ابتلاء میں ثابت قدم رکھے اور وفاداروں میں موت دے۔ بے وفائی کی حالت میں کسی کو موت نہ دے۔ بڑی بدترین موت ہے وہ کہ ساری عمر انسان خدمت کرے لیکن آخری عمر میں آکر ابتلاء میں ٹھوکر کھا کر بے وفاؤں میں جا کر جان دے دے۔

حافظ عبدالسلام صاحب بہت نیک اور پارسا انسان تھے۔ لمبا عرصہ تحریک جدید میں خدمت کی۔ بعد میں بھی کراچی میں جو دن گزارے تقویٰ کے ساتھ اور عبادتوں میں دن گزارے۔ دعا گو تھے۔ غالباً ۹۸ سال کی عمر میں یا اس کے لگ بھگ ان کی وفات ہوئی ہے۔ ان کی بڑی خواہش تھی کہ ان کی زندگی میں میں واپس چلا جاؤں لیکن بہرحال بہت سے ایسے ہیں جن کی یہ خواہشیں پوری نہیں ہو سکتیں کچھ اور ہیں جو ان خواہشوں میں جی رہے ہیں۔ ان سب کو بھی دعا میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ تمنائیں پوری فرمائے اور باقی سب جن کے نام بیان ہو چکے ہیں۔ عبداللطیف صاحب سنکو ہی ہیں۔ اور بھی بہت سے ایسے خدمت کرنے والے دوست ہیں۔ ان سب کو جنازہ میں یاد رکھیں۔"

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۲۲ اکتوبر۔ صبح کو خاصی ٹھنڈ ہو جاتی ہے۔ دن کو کبھی کبھار گرمی سے کا احساس ہوتا ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ملک دشمن عناصر کی "بھنگڑا تحریک" سے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ منفی تحریکیں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ وہ اپنی تحریکیں چلاتے رہیں ہم ایک کے بعد دوسری شاہراہ تعمیر کرتے چلے جائیں گے۔ موٹر وے اور انڈس ہائی وے کی افتتاحی تقریب سے رتو ڈیرو لاڑکانہ کے قریب خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان میں اقتصادی انقلاب لانا چاہتے ہیں۔ تاکہ سندھ سے سرحد تک ہر شخص خوشحالی کی زندگی گزار سکے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم نے جدید طریقے نہ اپنائے تو دنیا کی ترقی کی رفتار میں پیچھے رہ جائیں گے۔

○ وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ فوج فی الحال سندھ سے واپس نہیں جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ فوج کے آنے کے بعد حالات بہتر ہوئے ہیں۔ لیکن ابھی مکمل طور پر بہتری نہیں ہوئی ہے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید مظفر شاہ نے وزیر اعظم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وادی مہران نے ملک کو چار وزیر اعظم دیئے لیکن کسی نے اتنا کام نہیں کیا جتنا موجودہ وزیر اعظم نے کیا ہے۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ آپریشن مکمل ہونے پر فوج کو سندھ میں رکھنا معذور حکومت کو بیساکھیاں دینے کے مترادف ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ اپوزیشن کو سیاست کرنی چاہیئے مگر تعمیر کے نام پر تخریب نہیں ہونے دیں گے۔

○ اعلیٰ فوجی ذرائع نے کہا ہے کہ فوج حکومت کی اجازت کے بغیر چھوٹی مچھلیوں پر کانٹا بھی نہیں پھینک سکتی ۲۳ نومبر کے بعد کیا ہوگا۔ یہ حکومت پر منحصر ہے۔

○ بلوچستان سے اغوا ہونے والے چینی انجینئروں کی بازیابی ابھی تک نہیں ہو سکی۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ان انجینئروں کی واپسی کے لئے کوئی تاوان نہیں طلب کیا گیا۔

○ مرتضیٰ بھٹو کو شام سے واپس پاکستان لانے کے بارے میں پاکستان کی درخواست کا ابھی تک کوئی جواب نہیں ملا۔

○ قومی اسمبلی میں الذوالفقار تنظیم پر بحث کے دوران محترمہ بے نظیر بھٹو ایوان سے باہر چلی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بحث کے موقع پر قائد ایوان موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا میں بھی نہیں بیٹھوں گی۔

○ ایم کیو ایم کے مسٹر الطاف حسین کو وطن واپس لانے کے لئے برطانیہ سے درخواست کرنے کی تیاری کی جارہی ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے بالآخر پاکستان کے وزیر اعظم سیاچین پہنچ گئے ہیں۔ دس دن کے بعد اسی مسئلے پر سیکرٹریوں کے مذاکرات ہونے والے ہیں پاکستان کے ہر حکمران کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ایک بار سیاچین پر ضرور جائے سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو بھی یہاں گئیں تھیں۔ اس سے پہلے بھی ایک بار وزیر اعظم نے جانا چاہا مگر پروگرام منسوخ کر دیا گیا۔ دورے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ عوام کو یہ بتایا جائے کہ حکمران جان کی پرواہ کئے بغیر خطرناک علاقے میں جا سکتا ہے۔ اس سے وہاں پر تعینات فوجی دستوں کی بھی حوصلہ افزائی ہو جاتی ہے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید مظفر شاہ نے بتایا ہے کہ ۶۲ افراد کی جو فہرست اخباروں میں شائع ہوئی ہے یہ اسلام آباد سے آئی ہے میں نے کسی کو کوئی فہرست نہیں دی۔

○ امور خارجہ کے وزیر مملکت مسٹر محمد صدیق کانجو نے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ بھارت پاکستان کے مزید نظر بند پاکستانیوں کو ہلاک کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں بھارت نے جن دو پاکستانیوں انتخاب احمد ضیاء اور حبیب اللہ کو ہلاک کیا ہے ان کی میتیں واپس نہ کر کے ہمارے شکوک میں اضافہ کر دیا ہے۔ کہ انہیں واقعی قتل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر بھارت نے جو رویہ اختیار کیا ہوا ہے اس سے علاقے کا ماحول تبدیل بھی ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے گناہ پاکستانیوں کا قتل دونوں ملکوں کے تعلقات پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نہایت سنگین معاملہ ہے۔

○ محترمہ بے نظیر نے کہا کہ ۲۷ افراد کی فہرست انٹیلی جنس بیورو کے ذریعے شائع کرائی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کی انکوائری ہونی چاہیئے کہ آئی بی نے کن مقاصد کے لئے یہ جعلی فہرست شائع کرائی ہے۔

○ دنیا بھر کے مسلمان ۲۷ اکتوبر کو مقبوضہ کشمیر پر بھارتی قبضے کے خلاف یوم احتجاج منائیں گے۔ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم نے بھی اس اپیل کی تائید کر دی ہے۔

○ ٹرین لیٹ ہونے پر مسافروں نے جہلم کے ریلوے سٹیشن پر قبضہ کر لیا۔ مشتعل مسافروں نے سٹیشن ماسٹر کی کوٹھی اور پریم یونین کے دفتر کا فرنیچر توڑ پھوڑ دیا۔

○ وفاقی وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ پاکستان نے چینی انجینئروں کی رہائی کے لئے افغان حکومت سے رابطہ قائم کر لیا ہے۔

○ ۲۴ اکتوبر سے حکومت کے خلاف مجوزہ اپوزیشن تحریک شروع ہونے کے پیش نظر پنجاب میں خفیہ اداروں نے پیپلز پارٹی کے دفاتر اور کارکنوں کی نگرانی شروع کر دی ہے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے الذوالفقار تنظیم کے بارے میں قومی اسمبلی میں بحث کرتے ہوئے کہا کہ پیپلز پارٹی الذوالفقار سے تعلق تسلیم کر کے اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کرے وزیر داخلہ نے پیپلز پارٹی کو چیلنج کیا کہ مرتضیٰ بھٹو نے دہشت گردی کی جن وارداتوں کا اعتراف کیا ہے وہ ان کا جواب دے۔

○ وفاقی وزیر مسٹر جاوید ہاشمی نے سپیکر کو ان خطوط کی کاپیاں پیش کر دیں جو مرتضیٰ نے اپنی بہن اور والدہ کو لکھے تھے۔ وفاقی وزیر دفاع سید غوث علی شاہ نے کہا کہ یہ تنظیم جمہوری نظام کو تباہ کرنے کے لئے پیپلز پارٹی سے مل کر کام کر رہی ہے۔ وفاقی وزیر شیخ رشید نے کہا کہ الذوالفقار پیپلز پارٹی کا ایک ذیلی شعبہ ہے

○ پیپلز پارٹی کے مسٹر افتخار گیلانی نے کہا کہ پیپلز پارٹی کا دہشت گرد تنظیم سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ ہی مستقبل میں ہوگا۔ پی ڈی اے کے افضل خان نے کہا کہ سرکاری پارٹی کے اراکین کی تقریروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت محاذ آرائی ختم نہیں کرنا چاہتی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو سے مصطفیٰ جتوئی اور بلخ شیر مزاری نے ملاقات کی۔ مسٹر مزاری مسلم لیگی اراکین قومی اسمبلی کے ایک گروپ کی نمائندگی کر رہے تھے۔

چند روز میں قومی اسمبلی کے بعض اراکین کا محترمہ بے نظیر سے مل جانے کا امکان ہے۔

○ مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ وزیر اعظم اعتماد کا ووٹ لیں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کتنے پانی میں ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم مسائل کا سیاسی حل چاہتے ہیں۔ موجودہ حکومت کو ہٹانے کے لئے غیر سیاسی طریقہ اختیار نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ مرتضیٰ بھٹو سے میرا کوئی رابطہ نہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ حکومت نے صرف الذوالفقار کی بجائے تمام دہشت گردوں کے خلاف قرارداد کیوں پیش نہیں کی۔

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل
آنکھوں کی تندرستی اور خوبصورتی کیلئے ۵/ روپے

نور ابٹنہ
چہرے کے کیل، چھائیوں، داغوں، مہاسوں کو دور کر کے حسن میں اضافہ کرتا ہے ۱۰/ روپے

نور آملہ
سکری خشکی دور کر کے بالوں میں نرمی اور چمک پیدا کرتا ہے ۱۲/ روپے

تابانی
ہربل باڈی لوشن: چہرہ اور ہاتھوں کی خوبصورتی اور دلکشی کیلئے ۱۰/ روپے

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

جدید فیشن کے ساتھ روایتی زیورات
شریف جیولرز
فون دکان: ۶۴۹ - رہائش: ۷۱۷
اقصیٰ روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت اچھے
صحت اچھی

دانت نکالنا کوئی علاج نہیں
دانت مت نکلوایئے
دانت درد کا فوری علاج

35 سالہ تجربہ کار
دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لاویں
شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون 418

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا
ماسخورہ۔خون کا آنا۔پانی کا گرم اور سرد لگنے کا
تسلی بخش علاج ❊ فل سیٹ کے ماہر

ٹیڑھے اور بدصورت
دانت سیدھے اور خوبصورت
کیے جاتے ہیں

علاج اور مشورہ کیلئے
قدیمی ، شہرہ آفاق
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
خود ملیں یا جوابی خط لکھیں
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ

HASHMI
ASSOCIATES
(PROPERTY CONSULTANTS)
پاکستان کے خوبصورت اور دلکش شہر
اسلام آباد میں رہائشی و کمرشل جائیداد کی خرید و
فروخت کیلئے آپ کا اپنا اور قابلِ اعتماد ادارہ
ہاشمی ایسوسی ایٹس
پتہ :- ۵ مہران پلازہ ۹/G مرکز اسلام آباد
فون ۲۵۳۵۲۶
۸۵۲۶۵۹

حنیف
ہومیوپیتھک کلینک
۸۴ - بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور
۲۰ اگست ۱۹۹۲ء سے اوقاتِ کار یہ ہوں گے
صبح ۱۰ بجے سے ۱۲½ بجے تک
شام ۳ بجے سہ پہر سے رات کے آٹھ بجے تک
ہر جمعہ کے دن ناغہ ہوگا
خاکسار ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

ہر قسم ڈش انٹینا
گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
خریدنے کے لئے
نیو محمود ٹیلیویژن ۲۱ - ہال روڈ ۔ لاہور
فون ۶۱۶۲۴
۲۲۶۵۰۸

الطاف
فرنیشرز
شیخوپورہ روڈ ۔ فیصل آباد

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

جدید ہومیوپیتھی
کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ـــ مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۲۱

خدام کے لئے سنہری موقعہ
ہماری فیکٹری میں گیس ویلڈنگ، الیکٹرک ویلڈنگ، خراد کا کام اور ربڑ کا کام سکھایا جاتا ہے۔ دوران ٹریننگ ۸۰۰/- روپیہ ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا۔ رہائش کا بھی انتظام ہوگا۔ دیہاتی خدام کو ترجیح دی جائے گی۔
میاں بھائی
پتہ برائے رابطہ : فیکٹری کمانی پٹہ گلی برف خانہ رانا اقبال نزد الفرخ مارکیٹ ۔ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ ۔ شاہدرہ ۔ لاہور
فون ـــ ۷۱۱۷۹ ـــ ۷۱۰۹۳۶

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
فون : ۵۵۰/۶۴۳
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

قدیمی ـــ شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
• کراچی : فون : ۴۱۳۲۵۱
• لاہور : 1 - D - 3 گلشن راوی
• ملتان : چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
• منڈی بہاؤالدین : بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
• رحیم یار خان : فون : ۴۷۹۹
• ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ ۔ فون نمبر : ۵۵۸

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
فون ۶۳۲۵۵۱۱
پروپرائیٹرز
میاں عبداللطیف شاہکوٹی
اینڈ سنز